سلسلہ نمبر 11

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آیۃ الکرسی

مولانا محمد اقبال رنگونی

اسلامک اکیڈمی آف مانچسٹر

مبین ٹرسٹ

پوسٹ بکس نمبر ۳۴۰۰

اسلام آباد ۴۴۰۰۰ (پاکستان)

Mobile
0333-5605090
0345-5085010

دین سے دوری کی



"میں نے بصیرت
کی بناء پر تجربہ کیا ہے کہ
لوگوں کی دین سے دوری میں ۸۰ فیصد حرام مال
کمانے کا عمل دخل ہے۔

اور

دس فیصد اس وجہ سے کہ بے نماز کے ہاتھ کا کھانا
کھاتے ہیں

اور

دس فیصد اس وجہ سے نیک لوگوں کی صحبت
اختیار نہیں کرتے۔"

مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ

آیاتِ قرآن کی سردار

آیۃُ الکُرسیّ

مع

معارف ومسائل، فوائد وفضائل

مرتبہ:

مولانا محمد اقبال رنگونی (اسلامک اکیڈمی آف مانچسٹر)

پیشکش: جناب سید قمر الدین احمد صاحب

پیش لفظ

الحمد لله وسلام علیٰ عباده الذین اصطفیٰ خصوصاً علیٰ سید الرسل و خاتم الانبیآء و علیٰ الہٖ الاتقیاء واصحابه الاصفیاء

امابعد! اللہ تعالیٰ شانہٗ کا ارشاد ہے

وننزل من القران ماهو شفاء ورحمة للمؤمنين

(ترجمہ) ''اور ہم اتارتے ہیں قرآن میں سے جس سے روگ دفع ہوں اور رحمت ایمان والوں کے واسطے۔''

قرآن کریم کی ہر ہر سورت اور ہر ہر آیت کا قلوب کے لئے شفاء ہونا' کفروشرک کی دلدل سے نکالنا' بدعت و معصیت میں ڈوبے ہوئے لوگوں کو صحیح وسلامت کنارے تک پہنچانا' امراض باطنہ اور اخلاق فاسدہ کا بالکلیّہ ازالہ کرنا بالکل ظاہروباہر ہے۔اس میں ذرہ بھر بھی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ اسی طرح یہ بھی حقیقت ہے کہ قرآن کریم ظاہری اعتبار سے بھی

بے پناہ خیر و برکت کا حامل اور ہزاروں جسمانی بیماریوں کا معالج بھی ہے۔ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے دور مبارک میں بھی بہت سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم نے قرآن کریم کی سورتوں اور آیتوں سے امراض ظاہری کا علاج کیا اور انہیں اس کی برکت سے شفاء بھی نصیب ہوئی تھی۔

ایک حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ: القران هو الدوا (جامع صغیر) (ترجمہ) قرآن دوا ہے۔

حضرت علّامہ عبدالروف مناوی رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث پاک کی تشریح میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ قرآن دوا ہے، امراض روحانیہ کیلئے مثلاً الہیات و نبوّت اور معاد کے بارے میں فاسد اعتقادات اور جیسے اخلاق مذمومہ۔ اور اس قرآن

میں امراض روحانیہ کے تمام اقسام کا واضح بیان ہے۔

اسی طرح سے یہ قرآن امراض جسمانیہ (کی بھی دوا ہے) بایں طور کہ اس کو پڑھ کر ان امراض پر دم کر دیا جائے اور اس سے برکت حاصل کی جائے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اخلاص سے ہو یعنی دل کو غیروں سے فارغ اور خالی کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف پورے طور پر، پوری توجہ کے ساتھ ہو۔ حرام کا تناول اور معاصی میں ابتلاء اور قلب پر غفلت کا غلبہ نہ ہو۔ جس شخص کا یہ حال ہوگا اس کی قرأت جملہ امراض سے شفاء بخشنے والی ہے۔ اگرچہ ان امراض کے علاج سے اطباء طبیب حکیم، ڈاکٹر عاجز آچکے ہوں۔ (فیض القدیر جلد ۴ صـ ۵۶۳)

نبی کریم ﷺ کی حدیث پاک اور علامہ مناوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرح سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم کی تلاوت سے تمام روحانی اور جسمانی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ تلاوت قرآن جملہ امراض کیلئے شفاء ہے، مگر اخلاص کامل اور توجہ تام

ہو۔ قاری قرآن یہی عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی اور ذات نہیں جو مجھے شفاء بخش سکتی ہے اور اس کی تلاوت سے مجھے ضرور شفاء حاصل ہوگی۔ اگر اس نیت اور عقیدے کے ساتھ اس کی تلاوت کرنے کا اہتمام کیا جائے تو پھر دیکھئے کہ شفاء اور کامیابی حاصل ہوتی ہے یا نہیں؟ احادیث کریمہ میں جو فضائل وفوائد اور دعوے فرمائے گئے ہیں وہ اپنی جگہ بالکل برحق اور اٹل ہیں۔ قصور اگر ہے تو ہمارا ہے کہ ہمارے ہی اعتقاد اور اخلاص اس معیار پر پورے نہیں اترتے جو مطلوب ہیں۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے اعتقاد کو صحیح کریں اور اپنی نیت کو خالص کریں۔

آج چہار طرف سے لوگ جنات وآسیب کی شکایت کرتے ہیں، پریشانی کا ذکر کرتے ہیں کہ فلاں پر آسیب ہوگیا ہے، فلاں پر جن وشیطان کا اثر ہے۔ مگر افسوس کہ جو علاج قرآن وحدیث میں بتلایا گیا ہے اس پر عمل نہیں کرتے۔ تعویذ،

گنڈے‘ قبروں اور مزاروں کی حاضری‘ چادر پوشی‘ نذر و نیاز‘ شرکیہ اعمال کے ذریعہ جھاڑ پھونک جیسے غلط اور مشرکانہ اعمال اختیار کرتے ہیں اور امید باندھتے ہیں کہ اس کے ذریعہ اثرات زائل ہو جائیں گے۔ مگر رات دن کی پریشانی ہزاروں روپیوں کی بربادی کے بعد بھی کامیابی اور شفاء حاصل نہیں ہوتی۔ اور مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی‘ کے پورے مصداق بنے نظر آتے ہیں۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

غور فرمادیں کہ جب قرآن کریم کو چھوڑ دیا گیا اور اس کے اصولوں کو ترک کر دیا گیا ‘ پھر ہدایت اور شفاء کہاں سے حاصل ہو سکتی ہے؟

چوں ترک قرآن کردہ آخر مسلمانی کجا

خود شمع ایماں کشتہ پس نور ایمانی کجا

اس لئے ضروری ہے کہ ان غیر شرعی امور میں امن و امان اور سکون و اطمینان ڈھونڈنے کے بجائے قرآن و حدیث

کے بتلائے ہوئے اعمال اختیار کریں۔ انشاء اللہ العزیز اس سے دنیا بھی بنے گی اور عقبیٰ بھی سدھر جائے گی۔

اس سلسلے میں قرآن کریم کی عظیم الشان آیت' آیت الکرسی پیش کی جارہی ہے۔ آپ خود بھی پڑھیں' اولاد کو بھی سکھائیں اور عزیز واقارب کو بھی اس کی تعلیم دیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو ان پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے' آمین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَۚ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَاۚ وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿۲۵۵﴾ (پ ۳ البقرہ آیت ۲۵۵)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ (ایسا ہے) کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے

قابل نہیں زندہ ہے سنبھالنے والا ہے (تمام عالم کا) نہ اس کو اونگھ دبا سکتی ہے نہ نیند۔ اسی کے مملوک ہیں سب کچھ جو آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ ایسا کون شخص ہے جو اس کے پاس سفارش (کسی کی) کر سکے بدوں اس کی اجازت کے۔ وہ جانتا ہے ان کے تمام حاضر اور غائب حالات کو۔ اور وہ موجودات اس کے معلومات میں سے کسی چیز کو اپنے احاطہ میں نہیں کر سکتے مگر جس قدر (علم دینا وہی) چاہے۔ اس کی کرسی نے سب آسمانوں اور زمین کو اپنے اندر رکھا ہے اور اللہ تعالٰی کو ان دونوں کی حفاظت کچھ گراں نہیں گزرتی اور وہ عالی شان عظیم الشان ہے۔

(ترجمہ، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

معارف ومسائل

یہ آیت شریفہ قرآن کریم کی عظیم ترین آیت اور بے حساب فضائل کی حامل ہے۔ اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ شانہٗ کی توحید ذات وصفات کا بیان ایک عجیب وغریب انداز میں بیان فرمایا گیا ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ شانہٗ کا موجود ہونا، سمیع وبصیر ہونا، متکلّم ہونا، واجب الوجود ہونا، دائم وقائم ہونا، سب کائنات کا مالک وخالق ہونا، تغیرات وتاثرات سے بالاتر ہونا، صاحب عظمت وجلال اور قادر ہونا کہ اس کے سامنے سب کی زبانیں خاموش، اس کی اجازت کے بغیر کسی کا بول نہ سکنا۔ اسی طرح ایسی قدرت کاملہ کا مالک ہونا کہ سارے عالم اور کائنات کو پیدا کرنے، باقی رکھنے اور ان کا نظام محکم قائم رکھنے سے اس کو نہ کسی قسم کی کوئی تھکاوٹ پیش آئے نہ سستی محسوس ہو۔ ایسے علم محیط کا مالک ہونا کہ جس سے کوئی کھلی یا

چھپی چیز کا کوئی ذرہ یا قطرہ باہر نہ رہے (وغیرہ) کا اس آیت شریفہ میں ذکر ہے۔

مفسر کبیر علامہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس آیت شریفہ میں دس مستقل جملے ہیں، جو اپنے اندر بے پناہ معارف و مسائل لئے ہوئے ہیں۔ ان میں سے پہلا جملہ ہے:

۱۔ **اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ** اس میں لفظ اللہ اسم ذات ہے جس کے معنی ہیں وہ ذات جو تمام کمالات کی جامع اور تمام نقائص سے پاک ہے "لا الہ الا ھو" میں اسی ذات کا بیان ہے، کہ قابل عبادت اس ذات کے سوا کوئی چیز نہیں۔

۲۔ دوسرا جملہ ہے: **اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ** لفظ حی کے معنی عربی زبان میں زندہ کے ہیں۔ اسمائے الٰہیہ میں یہ لفظ لا کر یہ بتلانا ہے کہ وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا اور باقی رہنے والا ہے، وہ موت سے بالاتر ہے۔ لفظ "قیوم" قیام سے نکلا ہے۔ قیام

کے معنی کھڑا ہونا۔ قائم کھڑے ہونے والے کو کہتے ہیں۔ قیوم اور قیام مبالغہ کے صیغے کہلاتے ہیں۔ ان کے معنی ہیں وہ جو خود قائم رہ کر دوسروں کو قائم رکھتا اور سنبھالتا ہے۔ قیوم حق تعالیٰ کی خاص صفت ہے جس میں کوئی مخلوق شریک نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ جو چیز خود اپنے وجود وبقاء میں کسی دوسرے کی محتاج ہو وہ کسی دوسری چیز کو کیا سنبھال سکتی ہے؟ اسی لئے کسی انسان کو قیوم کہنا جائز نہیں۔ جو لوگ عبدالقیوم کے نام کو بگاڑ کر صرف قیوم بولتے ہیں وہ اپنے سر گناہوں کا بوجھ لاد کر گہنگار ہوتے ہیں۔

اللہ جلّ شانہٗ کے اسمائے صفات میں حیّ اور قیوم کا مجموعہ بہت سے حضرات سلف رحمہم اللہ کے نزدیک اسم اعظم ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر میں میں نے ایک وقت چاہا کہ حضور اکرم ﷺ کو دیکھوں کہ آپ کیا کر رہے ہیں، پہنچا تو دیکھا کہ آپ سجدہ میں پڑے

ہوئے ہیں اور بار بار یا حیُّ یا قیوّمُ یا حیُّ یا قیوّمُ کہہ رہے ہیں۔

۳۔ تیسرا جملہ **لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ** ہے لفظ سنۃ سین کے زیر کے ساتھ اونگھ کو کہتے ہیں جو نیند کے ابتدائی آثار ہوتے ہیں اور نوم مکمل نیند کو۔ اس جملہ کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ جلّ شانہ اونگھ اور نیند سب سے بری وبالا ہے۔ پچھلے جملے میں لفظ قیوم نے جب انسانوں کو یہ بتلایا کہ اللہ جلّ شانہٗ سارے آسمانوں، زمینوں اور ان میں سمانے والی تمام کائنات کو تھامے اور سنبھالے ہوئے ہیں اور ساری کائنات اسی کے سہارے قائم ہے تو ایک انسان کا خیال اپنی جبلت وفطرت کے مطابق اس طرف جانا ممکن ہے کہ جو ذات پاک اتنا بڑا کام کر رہی ہے اس کو کسی وقت تھکان بھی ہونا چاہیے، کچھ وقت آرام اور نیند کیلئے بھی ہونا چاہیے (اس شبہ کا جواب دوسرے جملے میں محدود علم وبصیرت اور محدود قدرت رکھنے

والے انسان کو (دے کر) اس پر متنبہ کر دیا کہ اللہ جلّ شانہٗ کو اپنے اوپر یا دوسری مخلوقات پر قیاس نہ کرے' اپنے جیسا نہ سمجھے وہ مثل و مثال سے بالاتر ہے۔ اس کی قدرت کاملہ کے سامنے یہ سارے کام نہ کچھ مشکل ہیں نہ اس کے لئے تھکان کا سبب ہیں۔ اور اس کی ذات پاک تمام تاثرات اور تکان و تعب اور اونگھ و نیند سے بالاتر ہے۔

۴۔ چوتھا جملہ ہے **لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ**

اس کے شروع میں لفظ لہ کا لام تملیک کے معنی کیلیۓ آیا ہے۔ جس کے معنی یہ ہوئے کہ تمام چیزیں جو آسمانوں یا زمین میں ہیں سب اللہ تعالی کی مخلوق ہیں۔ وہ مختارِ کُل ہے جس طرح چاہے ان میں تصرف فرماوے۔

۵۔ پانچواں جملہ ہے **مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ**

یعنی ایسا کون ہے جو اس کے آگے کسی کی سفارش کر سکے بدوں

اس کی اجازت کے۔ اس میں چند مسائل بیان فرما دیئے ہیں:
اول یہ کہ جب اللہ تعالیٰ تمام کائنات کا مالک ہے کوئی اس سے بڑا اور اس کے اوپر حاکم نہیں، تو کوئی اس سے کسی کام کے بارے میں باز پرس کرنے کا بھی حقدار نہیں۔ وہ جو حکم جاری فرمائیں اس میں کسی کو چون و چرا کی مجال نہیں۔ ہاں یہ ہوسکتا تھا کہ کوئی شخص کسی کی سفارش و شفاعت کرے۔ سو اس کو بھی وضاحت فرمادی گئی کہ بارگاہ عزت وجلال میں کسی کو مجال دم زدن نہیں۔ ہاں کچھ اللہ تعالیٰ شانہٗ کے مقبول بندے ہیں جن کو خاص طور پر کلام اور شفاعت کی اجازت دی جائے گی۔
غرض بلا اجازت کوئی کسی کی سفارش و شفاعت بھی نہ کر سکے گا۔
حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ محشر میں سب سے پہلے میں ساری امتوں کی شفاعت کروں گا۔ اسی کا نام مقام محمود ہے جو حضور ﷺ کی خصوصیات میں سے ہے۔

۶۔ چھٹا جملہ ہے۔ **يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ**

یعنی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے آگے پیچھے کے تمام حالات و واقعات سے واقف اور باخبر ہے۔ آگے پیچھے کا یہ مفہوم بھی ہو سکتا ہے کہ ان کے پیدا ہونے سے پہلے اور پیدا ہونے کے بعد کے تمام حالات و واقعات حق تعالیٰ کے علم میں ہیں اور یہ مفہوم بھی ہو سکتا ہے کہ آگے سے مراد وہ حالات ہیں جو انسان کیلئے کھلے ہوئے ہیں اور پیچھے سے مراد اس سے مختلف واقعات و حالات ہوں تو معنی یہ ہوں گے کہ انسان کا علم تو بعض چیزوں پر ہے اور بعض پر نہیں، کچھ چیزیں اس کے سامنے کھلی ہوئی ہیں کچھ چھپی ہوئی۔ مگر اللہ جلّ شانہٗ کے سامنے سب چیزیں برابر ہیں۔ اس کا علم ان سب چیزوں پر یکساں محیط ہے اور ان دونوں مفہوموں میں کوئی تعارض نہیں، آیت کی وسعت میں یہ دونوں داخل ہیں۔

۷۔ ساتواں جملہ ہے **وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ**

إِلَّا بِمَا شَاءَ یعنی انسان اور تمام مخلوقات اللہ کے علم کے کسی حصہ کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر اللہ تعالیٰ ہی خود جس کو جتنا حصہ علم عطا کرنا چاہیں صرف اتنا ہی اس کو علم ہو سکتا ہے۔ اس میں بتلا دیا گیا کہ تمام کائنات کے ذرہ ذرہ کا علم محیط صرف (اور صرف) اللہ تعالیٰ شانہٗ کی خصوصی صفت ہے۔ انسان یا کوئی مخلوق اس میں شریک نہیں ہو سکتی۔

۸۔ آٹھواں جملہ ہے **وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ**

یعنی اس کی کرسی اتنی بڑی ہے جس کی وسعت کے اندر ساتوں آسمان و زمین سمائے ہوئے ہیں۔ اللہ جلّ شانہٗ نشست و برخاست اور حیز و مکان سے بالاتر ہے۔ اس قسم کی آیات کو اپنے معاملات پر قیاس نہ کیا جائے۔ اس کی کیفیت و حقیقت کا ادراک انسانی عقل سے بالاتر ہے۔ البتہ مستند روایات سے اتنا

معلوم ہوتا ہے کہ عرش اور کرسی بہت عظیم الشان ہیں جو تمام آسمانوں وزمین سے بدرجہا بڑے ہیں۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا کہ کرسی کیا ہے اور کیسی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ ساتویں آسمان اور زمین کی مثال کرسی کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے ایک بڑے میدان میں کوئی حلقہ انگشتری جیسا ڈال جائے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم بحقیقت الحال)

۹۔ نواں جملہ: **وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا** ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو ان دونوں عظیم مخلوقات آسمان وزمین کی حفاظت کچھ گراں معلوم نہیں ہوتی کیونکہ اس قادر مطلق کی قدرت کے سامنے یہ سب چیزیں نہایت آسان ہیں۔

۱۰۔ دسواں اور آخری جملہ **وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ** یعنی

وہ عالیشان اور عظیم الشان ہے۔

پچھلے نو جملوں میں حق تعالیٰ کی ذات وصفات کے کمالات بیان ہوئے ہیں۔ ان کو دیکھنے اور سمجھنے کے بعد ہر ذی عقل انسان یہ کہنے پر مجبور ہے کہ ہر عزت وعظمت اور ہر بلندی وبرتری کا مالک اور سزاوار وہی ذات عالی ہے۔

ان دس جملوں میں اللہ تعالیٰ شانہٗ کی صفات کمال اور اس کی توحید کا مضمون پوری وضاحت اور تفصیل سے آئے گا۔

(معارف القرآن ج ا ص ۶۱۵)

فوائد وفضائل

عظیم ترین آیت:

ا۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوالمنذر (آپ کی کُنیت ہے) تم جانتے ہو کہ کتاب کی کونسی آیت تمہارے پاس سب سے زیادہ

عظمت والی ہے۔۔۔۔؟ میں نے عرض کیا اللہ تعالٰی اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا ابوالمنذر تم جانتے ہو کہ کتاب اللہ کی کونسی آیت تمہارے پاس سب سے زیادہ عظمت والی ہے۔ میں نے عرض کیا اللہ **لا الہ الا ھو الحیی القیوم** (یعنی آیت الکرسی) تو آپ ﷺ نے تصدیق کرتے ہوئے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا ابوالمنذر تمہیں علم مبارک ہو۔ (**مسلم شریف**)

مسند احمد کی حدیث میں ہے کہ ابوالمنذر خدا تجھے تیرا علم مبارک کرے اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اس کی زبان ہوں گی اور ہونٹ ہوں گے اور یہ بادشاہ حقیقی کی تصدیق بیان کرے گی اور عرش کے پایہ سے لگی ہوئی ہوگی۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ ﷺ قرآن میں عظیم تر آیت کونسی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا آیت الکرسی۔ (تفسیر

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ)

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مہاجرین کی جماعت میں گئے تو ایک شخص نے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ قرآن کی کونسی آیت بہت عظمت والی ہے۔ آپ ﷺ نے آیت الکرسی پڑھ کر سنائی۔ (طبرانی)

آیات قرآنیہ کی سردار

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سورہ بقرہ میں ایک آیت ہے جو قرآن کی آیتوں کی سردار ہے۔ جو شخص اس کی تلاوت کرتا ہے شیطان وہاں سے بھاگ جاتا ہے۔ (مستدرک حاکم۔ حصن حصین)

نیکیوں کا بڑھنا گناہوں کا مٹنا:

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس شخص نے آیت الکرسی کی تلاوت کی اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک فرشتہ مقرر کرتا

ہے جو اس وقت سے لیکر دوسرے دن تک اس کی نیکیاں لکھتا اور اسکے گناہوں کو مٹاتا رہتا ہے۔ (نسائی شریف۔ کشف الرحمن)

داخلہ جنت کی ضمانت

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی وہ مرتے ہی جنّت میں جائے گا (نسائی شریف) یعنی موت کے بعد فوراً جنت کے آثار و راحت اور آرام کا مشاہدہ کرنے لگے گا۔

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے لے اس کے جنت میں جانے کیلئے موت ہی آڑ بنی ہوئی ہے۔ اور جو شخص اس آیت کو بستر پر لیٹتے وقت پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں اور آس پاس کے

گھروں میں امن وامان رکھے گا۔ (بیہقی شعب الایمان)

حفاظت الہیہ کا سایہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے آیت الکرسی صبح کے وقت پڑھی تو اس کو شام تک حفاظت میں رکھا جاتا ہے اور جس نے شام کو پڑھی اس کو صبح تک (تمام آفات ومصائب سے) حفاظت میں رکھا جاتا ہے (مشکوۃ شریف)

شیطان سے حفاظت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے حضور اکرم ﷺ نے رمضان کی زکوۃ کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔ چنانچہ (رات کے وقت) ایک شخص آیا اور اس نے اس میں لینا شروع کیا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ تجھے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لے جاؤں گا۔ اس نے کہا میں محتاج

ہوں، میرے ذمے بال بچوں کی پرورش بھی ہے۔ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) رات کے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے عرض کیا یا حضرت ﷺ! اس نے سخت ضرورت اور بال بچوں کی شکایت کی تو مجھے رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا وہ جھوٹا ہے وہ پھر آئے گا۔ مجھ کو آنحضرت ﷺ کے فرمانے سے یقین ہو گیا کہ وہ پھر آئے گا۔ چنانچہ میں اس تاک میں بیٹھ گیا۔ وہ آیا اور غلہ لینا شروع کیا تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ تجھے اس بار حضور ﷺ کی خدمت میں ضرور لے چلوں گا۔ اس نے پھر وہی عذر بیان کیا کہ مجھے چھوڑ دو میں محتاج ہوں اور مجھ پر بیوی بچوں کے خرچ کی ذمہ داری ہے۔ اب نہیں آؤں گا۔ چنانچہ مجھے رحم آ گیا اور میں نے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا رات کے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے عرض کیا یا حضور

ﷺ اس نے سخت ضرورت ظاہر کی اور بیوی بچوں کی ذمہ داری کا شکوہ کیا تو مجھے اس پر رحم آ گیا۔ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا یاد رکھو وہ جھوٹا ہے وہ پھر آئے گا۔ میں نے تیسری رات پھر تاک میں بیٹھ گیا۔ چنانچہ وہ پھر آیا اور غلّہ لینا شروع کیا۔ میں نے پھر اسے پکڑ لیا اور کہا اب کی مرتبہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں ضرور لے جاؤں گا اور یہ تیسری بار ہے تو نے ہر بار یہی کہا کہ اب نہیں آؤں گا مگر بار بار آتا ہے۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تم کو ایسے کلمات بتاؤں گا جن کے ذریعہ اللہ تمہیں فائدہ دے گا۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہیں؟ اس نے کہا جب تم بستر جاؤ تو آیت الکرسی اللّٰہ لا الہ الا ھو الحیی القیوم آخر آیت تک پڑھ لیا کرو رات بھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ تمہاری حفاظت کرے گا اور صبح تک تمہارے پاس شیطان نہ آئے گا۔ چنانچہ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح کو حضور اکرم ﷺ نے پوچھا کہ رات کا قیدی تم نے

کیا کیا؟ میں نے عرض کیا کہ رات اس نے مجھے ایسے ایسے کلمات بتلانے کا وعدہ کیا ہے جو میرے لئے مفید ہوں گے لہذا میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا وہ کلمات کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ اس نے کہا جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو آیت الکرسی از اول تا آخر پڑھ لیا کرو۔ اللّٰہ تعالیٰ شیطان سے تمہاری حفاظت کیلئے ایک فرشتہ مقرر کردے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے یہ بات سچ کہی اگرچہ وہ خود قطعی جھوٹا ہے۔ اس کے بعد فرمایا اے ابوہریرہ (رضی اللّٰہ عنہ) تم کو معلوم ہے کہ تین رات برابر کس سے ہمکلام تھے۔ جواب دیا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا شیطان سے۔

(بخاری شریف جلد ۱، ۳۱۰)

ایک اور حدیث میں ہے کہ سوتے وقت اس کے پڑھنے سے رات بھر شیطان قریب نہیں آسکتا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی حفاظت ہوتی ہے اور ہر نماز کے بعد پڑھنے

والا جنّت میں جائے گا۔ (طبرانی)

ایک حدیث میں ہے کہ جس مال پر اولاد پر آیت الکرسی پڑھ کر دم کر دوگے یا لکھ کر (مال میں) رکھ دوگے یا بچے کے گلے میں ڈال دوگے شیطان اس مال اور اولاد کے قریب بھی نہ آئے گا۔ (حصن حصین ۲۹۳)

جنّات سے حفاظت

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے یہاں اپنا کھلیان تھا جس میں کھجوریں تھیں۔ یہ اس کی نگہداشت کرتے تھے۔ ایک دن انہوں نے دیکھا کہ وہ کم ہو رہی ہیں۔ ایک رات اس کی رکھوالی کی تو انہوں نے دیکھا کہ ایک جانور نوجوان لڑکے کے مشابہ ہے (وہ کہتے ہیں) میں نے اسے سلام کیا' اس نے سلام کا جواب دیا میں نے اس سے پوچھا کہ تو جنّ ہے یا انسان؟ اس نے کہا میں جن ہوں تو میں نے کہا کہ اپنا ہاتھ مجھے دے' اس نے اپنا ہاتھ مجھے دیا تو اس کا ہاتھ

کتے جیسا تھا اور اس کے بال بھی کتے جیسے تھے۔ میں نے کہا کیا اسی طرح جنّوں کی پیدائش ہے؟ اس نے کہا کہ جانتے ہو کہ ان میں ایسے بھی ہیں جو مجھ سے بھی زیادہ سخت ہیں۔ میں نے کہا کہ تجھے ایسا کرنے پر کس نے آمادہ کیا؟ اس نے کہا کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ تو ایک ایسا آدمی ہے جو صدقہ کو محبوب سمجھتا ہے تو مجھے یہ بات زیادہ پسند آئی کہ میں بھی تیرے کھانے سے کچھ حاصل کروں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تم لوگوں سے کیا چیز ہم کو پناہ دے سکتی ہے؟ اس نے کہا یہ آیت یعنی آیت الکرسی جو سورہ بقرہ میں ہے جس نے اس کو شام کے وقت پڑھا ہم سے شام تک پناہ میں رکھا گیا۔ جب حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے صبح ہوئی تو سویرے ہی حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو اس واقعہ کی خبر دی۔ آپ نے فرمایا کہ اس خبیث نے سچ کہا۔

(کنز العمال جلد ۱ ص ۲۲۱ حیاۃ الصحابہ جلد سوم ۳۱۸)۔

شیطانی اثرات اور جادو سے حفاظت

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی گھر ایسا نہیں کہ اس میں آیت الکرسی پڑھی جائے مگر یہ کہ تیس دن تک اس گھر سے شیاطین الگ رہتے ہیں۔ اور چالیس رات تک اس گھر میں کوئی جادوگر جادوگرنی داخل نہیں ہو سکتی (یعنی وہ گھر جادو کے اثر سے محفوظ رہتا ہے) اے علی رضی اللہ عنہ خود بھی اس آیت الکرسی کو سیکھ لو اور اپنے اہل وعیال کو بھی سکھاؤ اور اپنے پڑوسیوں کو بھی سکھاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے بڑی کوئی آیت نازل نہیں فرمائی۔

(بیہقی فی شعب الایمان تفسیر کشف الرحمٰن)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا معمول

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں خیال کرتا ہوں کہ جو آدمی اسلام میں پیدا ہوا ہو یا وہ عقل کے مرتبہ پر پہنچا

ہو وہ کبھی بھی رات نہ گزارے جب تک اس آیت یعنی (آیت الکرسی) کو نہ پڑھ لے۔ کاش تم جان لیتے کہ یہ کیا ہے؟ عرش کے نیچے جو خزانہ ہے اس میں سے یہ تمہارے نبی اکرم ﷺ کو دی گئی ہے اور کوئی تمہارے نبی ﷺ سے پہلے یہ آیت نہیں دیا گیا اور میں نے بھی کوئی رات نہیں گزاری یہاں تک کہ اسے تین مرتبہ نہ پڑھا ہو۔ میں اس کو عشاء کے بعد دو رکعتوں میں پڑھتا ہوں اور اپنے وتر میں بھی پڑھتا ہوں اور میں جب اپنے بستر پر لیٹتا ہوں جب بھی پڑھتا ہوں۔

(حیاۃ الصحابہ جلد سوم ص 318 بحوالہ کنز ج ا ص 221)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا معمول

حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اپنے مکان میں داخل ہوتے تو اسکے ہر گوشے میں آیت الکرسی پڑھتے۔ (حوالہ بالا)

افضل عمل

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص کا انتقال ہوا اس کو اس کے بھائی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ تم نے کس عمل کو افضل پایا۔ اس نے کہا قرآن کو۔ پھر پوچھا کہ قرآن کے کس حصہ کو؟ اس نے کہا آیت الکرسی کو۔

(موت کا جھٹکا بحوالہ افضل الخطاب)

شفایابی

ایک شخص کا بیان ہے کہ میں اکثر اوقات آیت الکرسی کا ورد رکھتا تھا۔ اتفاقاً میرے پہلو میں سخت درد ہوا جس کی وجہ سے بڑی بے چینی تھی۔ لیٹا تو خواب میں دو آدمی دیکھے جن میں سے ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا کہ یہ مریض ایک ایسی آیت کی تلاوت کرتا رہتا ہے جو تین سو ساٹھ (360) رحمتیں لئے ہوئے تھیں، تو کیا ایک رحمت بھی اسے نہ پہنچے؟ چنانچہ

جب میں بیدار ہوا تو اپنے آپ کو بالکل صحیح اور تندرست پایا۔ اللہ تعالیٰ نے آیت الکرسی کی برکت سے مجھے شفا عطا فرمائی۔ اور میرا تمام دکھ درد ختم کر دیا۔ (حکایتوں کا گلدستہ)

خونخوار جانوروں سے حفاظت

مروی ہے کہ ایک شخص کسی ویران سنسان جنگل سے گزر رہا تھا کہ خونخوار بھیڑیے نے اس پر حملہ کر دیا۔ اس شخص نے بسم اللہ پڑھ کر آیت الکرسی کی تلاوت شروع کی تو بھیڑیا وہاں سے بھاگ گیا۔ (حوالہ بالا)

وللہ الحمد اولا واخرا وظاہرا وباطنا ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

بطور

ڈاکٹر میں نے قریباً سو مسلمانوں

کو اپنے سامنے مرتے دیکھا اور میں اس

جستجو میں رہا کہ اس مرنے والے کے

آخری الفاظ کیا ہیں۔ سو مسلمانوں میں

سے صرف تین کو آخری وقت کلمہ نصیب ہوا۔

ان کے علاوہ باقی تمام دنیا کی باتیں کرتے ہوئے چلے

گئے۔ مثلاً کسی نے ملک شیک مانگا تو کوئی گانے گا رہا

تھا۔ کوئی فلمی کرداروں کا نام بار بار لے رہا تھا تو

کوئی ریڈر ڈائجسٹ مانگ رہا تھا اور کوئی

شفعہ اور زمین داری کے معاملات

کا ذکر کر رہا تھا۔

پروفیسر ڈاکٹر نور احمد نور

ریاکاری شرک ہے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''لوگو مجھے تمہارے سلسلے میں بڑا خوف شرکِ اصغر کا ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:

''شرک اصغر کیا ہے''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ریا کاری''

ریا کاروں سے قیامت میں کہا جائے گا کہ جاؤ جن کیلئے دنیا میں تم نے اعمال کئے تھے اگر ان کے پاس دینے کو کچھ ہو تو انہی سے اپنے اعمال کا بدلہ لے لو۔

﴿تنبیہ الغافلین از ابولیث سمرقندی رحمہ اللہ﴾

اہلِ اسلام اس وقت عالمی سطح پر ابتلاء اور آزمائش کے دور سے گزر رہے ہیں۔ عالمِ کفر کی دجالی تہذیب مختلف شکلوں میں ان کے دلوں سے ایمان کو رخصت کرنے کے لئے زہریلے ہتھیاروں کا استعمال کر رہی ہے جن میں پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا سب سے زیادہ مہلک ثابت ہو رہے ہیں۔ ان عناصر نے مسلمانوں کو ان کے حقیقی مقصد یعنی عبادتِ الٰہی تبلیغ اسلام اور اقامتِ دین کو ان کے ذہنوں سے محو کر دیا ہے۔

متذکرہ بالا صورتِ حال کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہمارا ادارہ اس کوشش میں سرگرداں ہے کہ اسلامی تعلیمات کو عام کیا جائے، مختصر اسلامی لٹریچر کو ہر گھر، اسکول، کالج ہسپتالوں اور کلینکس کی انتظار گاہوں تک پہنچایا جائے تاکہ یہ پیغام ہم سب کے لئے وجہ ہدایت، توشۂ آخرت اور اتمامِ حجت بن جائے۔

اگر آپ اس میں شریکِ کار بننے کے خواہش مند ہوں تو ہم سے رابطہ کریں، آپ کی قیمتی فکر ونظر، سعی و کوشش ہمارے لیے مشعلِ راہ ہوگی۔

اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ خیر کے کاموں میں ہماری رہنمائی فرمائے۔ آمین

صادق نذیر میموریل ٹرسٹ

برائے مشورہ/تعاون و مزید کتب

Cell: 0300-5327345